31822 ـ حج کا طریقہ

سوال

میں حج کا طریقہ تفصیلامعلوم کرنا چاہتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

فریضہ حج افضل ترین عبادت اور عظیم ترین اطاعت میں شامل ہونے کے ساتھ ساتھ دین اسلام کا ایك عظیم رکن بھي ہے جس دین کولے کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کئے گئے اسي دین اسلام کے علاوہ بندے کا دین بھي کامل نہیں ہوتا .

اور جب تك عبادت میں دو چیزیں نہ پائي جائیں اس وقت تك اس عبادت کے ساتھ اللہ تعالی کا تقرب بھي حاصل نہیں ہوتا ، وہ اشیاء مندرجہ ذیل ہیں :

پہلي : اخلاص : کہ وہ عبادت اللہ تعالی کے لیے خالص ہو اور اللہ تعالی کي رضا اور آخرت سنوارنے کے لیے کي جائے اور اس میں کسي بھي قسم کي ریاء دکھلاوا اور دنیاوي طمع ولالچ شامل نہ ہو .

دوسري : اس عبادت میں عملي اور قولي طور پر نبي کریم صلی اللہ علیہ وسلم کي اتباع وپیروي پائي جائے , اور نبي کریم صلی اللہ علیہ وسلم کي اتباع وپیروي اس وقت تك نہیں ہو سکتي جب تك رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کي سنت معلوم نہ ہو

اس لیے جوشخص بھي اللہ تعالی کي _ حج یا کوئي اور _ عبادت کرنا چاہے اس کے لیے ضروري اورواجب ہے کہ وہ اس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ سیکھے تاکہ اس کا عمل سنت کے مطابق وموافق ہو .

ہم مندرجہ ذیل سطور میں سنت کے مطابق حج کا طریقہ مختصرطور پر بیان کرتے ہیں :

عمرہ کا طریقہ سوال نمبر (31819) کے جواب میں بیان کیا جا چکا ہے عمرے کا طریقہ معلوم کرنے کے لیے اس جواب کا مطالعہ کریں .

حج کي اقسام :

حج كي تين اقسام ہيں : حج تمتع ، حج افراد ، حج قران

حج تمتع :

حج تمتع يہ ہے کہ : حج کے مہينوں ميں صرف عمره کا احرام باندھا جائے (شوال ، ذوالقعده ، اور ذوالحجہ حج کے مہينے ہيں ، ديکھيں : شرح الممتع 7/62) لهذا جب حاجي مکہ پہنچے اور عمره کا طواف اور سعي کرکے سرمنڈا لے يا پھر بال چھوٹے کروالے تو وه احرام کھول دے اور جب يوم ترويہ يعني آٹھ ذوالحجہ والے دن صرف حج کا احرام باندھے اور حج کے سب اعمال مکمل کرے گا ، يعني حج تمتع کرنے والا عمره بھي مکمل کرے گا اور اسي طرح حج بھي .

حج افراد :

حج افراد يہ ہے کہ صرف اکيلے حج کا احرام باندھا جائے اور جب مکہ مکرمہ پہنچے تو طواف قدوم اور حج کي سعي کرلے نہ تو اپنے سر کومنڈائے اور نہ ہي بال چھوٹے کروائے اور نہ ہي احرام کھولے گا بلکہ وه عيد کے دن جمره عقبہ کورمي کرنے تك اپنے اسي احرام ميں رہے گا , اور اگر وه حج کي سعي کو طواف حج يعني طواف افاضہ کے بعد تك مؤخر کرنا چاہے تو اس ميں بھي کوئي حرج نہيں وه ايسا کرسکتا ہے .

حج قران :

حج قران يہ ہے کہ : حج اور عمره دونوں کا احرام باندھا جائے يا پھر پہلے عمره کا احرام باندھے اور پھر بعد ميں عمره کا طواف کرنے سے قبل اس پر حج کو بھي داخل کردے (وه اس طرح کہ وه اپنے طواف اور سعي کوحج اور عمره کي سعي کرنے کي نيت کرے) .

حج قران اور حج افراد کرنے والے شخص کے اعمال حج ايك جيسے ہي ہيں صرف فرق يہ ہے کہ حج قران کرنے والے پر قرباني ہے اور حج افراد کرنے والے پر قرباني نہيں .

ان تينوں اقسام ميں افضل قسم حج تمتع ہے اور يہي وه قسم ہے نبي کريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو جس کا حکم ديا اور اس پر انہيں ابھارا ، حتى کہ اگر کوئي انسان حج قران يا حج افراد کا احرام باندھے تواس کے ليے بہتر يہي ہے کہ وه اپنے احرام کوعمره کا احرام بنا لے اور عمره کرنے کے بعداحرام کھول کرحلال ہو جائے تا کہ وه حج تمتع کرسکے اگرچہ وه طواف قدوم اور سعي کے بعد ہي کيوں نہ ہو .

اس ليے کہ نبي کريم صلى اللہ عليہ وسلم نے حجة الوداع کے سال جب طواف اور سعي کرلي اور آپ کےساتھ صحابہ کرام بھي تھے تورسول کريم صلى اللہ عليہ وسلم نے جس کے ساتھ بھي قرباني نہ تھي اسےحکم ديا کہ وه اپنے احرام

کوعمره کےاحرام میں بدل لے اور بال چھوٹے کروا کر حلال ہو جائے اور فرمایا :

اگر میں اپنے ساتھ قرباني نہ لاتا تو میں بھي وہي کام کرتا جس کا تمہیں حکم دے رہا ہوں .

احرام :

یہاں احرام کے وہ مسنون کام غسل ، اور خوشبو اور نماز وغیرہ پر کرے جن کا ذکر اس سوال نمبرکے جواب میں گزر چکا ہے جس کي طرف ابھي اوپر اشارہ کیا گیا ہے اور پھر نماز یا سواري پر سوار ہونے کے بعد احرام باندھے (یعني احرام کي نیت کرے)

پھر اگر اس نےحج تمتع کرنا ہو تو وہ اس طرح کہے : لبيك اللهم بعمرة .

اور اگر حج قران کرنا ہو تو یہ کہے : لبيك اللهم بحجة وعمرة .

اوراگر حج مفرد کرنا ہو تو اس طرح کہے : لبيك اللهم حجا .

اور پھر یہ کہے : اللهم هذه حجة لارياء فيها ولا سمعة . (اے اللہ اس حجں نہ تو ریاء کاري ہے اورنہ ہي دکھلاوا)

پھر اس کے بعد تلبیہ کہے جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا اس کے الفاظ یہ ہیں : (لبيك اللهم لبيك ، لبيك لا شريك لك لبيك ، إن الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك) میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں ، میں حاضر ہوں تیرا کوئي شریک نہیں میں حاضر ہوں ، یقینا تعریفات اور نعمتیں تیري ہي ہیں اور تیري ہي بادشاہي ہے تیرا کوئي شریک نہیں .

اور نبي کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ میں یہ الفاظ بھي شامل تھے لبيك إله الحق اے الہ حق میں حاضر ہوں , اور ابن عمر رضي اللہ تعالی عنهما اپنے تلبیہ میں یہ الفاظ زیادہ کیا کرتے تھے :(لبيك وسعديك والخير بيديك والرغباء إليك والعمل) میں حاضر ہوں اور بھلائي تیرے ہاتھ میں ہے اورتیري رغبت ہے اورعمل بھي تیرے لیے .

آدمي کوتلبیہ کہتے ہوئے آواز بلند کرني چاہیے لیکن عورت آواز بلند نہ کرے بلکہ صرف اتني آواز سے تلبیہ کہے جو اس کے ساتھ والا ہي سن سکے لیکن اگر اس کے قریب بھي کوئي غیر محرم ہو تو تلبیہ خاموشي سے کہے گي .

ـ اور اگر احرام باندھنے والے کو کسي روکنے والي چیز کا خوف ہو جواسے حج مکمل کرنے سے روک دے (مثلا بیماري یا دشمن یا روکا جانا یا اس کے علاوہ کوئي اور چیز) تو اس کےلیے احرام باندھتے وقت شرط لگانا ضروري ہے لھذا وہ مندرجہ ذیل دعا پڑھے :

(إن حبسني حابس فمحلي حيث حبستني) اگرمجھےکسي روکنےوالے روك ليا تومیرے حلال ہونےکي جگہ وہي ہوگي جہاں مجھے روك دے .

يعني اگرمجھے بيماري يا تاخير وغيرہ نے حج مكمل كرنے سے روك ديا تومیں اپنےاحرام سے حلال ہو جاؤں گا ـ اس ليےكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ضباعۃ بنت زبير رضي اللہ تعالى عنہما جب احرام كے وقت وہ بيماري كي حالت ميں تھيں تو انہيں حكم ديا تھا كہ وہ احرام كومشروط كرليں آپ صلى اللہ عليہ وسلم نے انہيں فرمايا : تم جواستثناء كروگي وہ تيرے رب پرہوگا . صحيح بخاري حديث نمبر(5089) صحيح مسلم (1207)

توجب كوئي شخص احرام كومشروط كرلے اور حج كرنےميں اس كےليے كوئي مانع پيدا ہوجائے تووہ اپنے احرام سے حلال ہو جائے اور اس پر كچھ بھي لازم نہيں آئےگا .

اور جس شخص كو كسي روكنےوالي چيزكا خدشہ نہ ہو اس كے لائق نہيں كہ وہ احرام كومشروط كرے اس ليے كہ نہ تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے مشروط كيا اور نہ ہي ہر ايك كومشروط كرنے كا حكم ديا بلكہ صرف بيماري كي وجہ سے ضباعۃ بنت زبير رضي اللہ تعالى عنہما كو ہي حكم ديا .

اور محرم شخص كے ليے ضروري ہےكہ وہ تلبيہ كثرت سے كہے خاص كرحالات اور اوقات كي تبديلي ميں مثلا جب كسي بلند جگہ پر چڑھے يا ڈھلوان سے نيچے اترے يا رات اور دن شروع ہو اور تلبيہ كہنے كے بعد اللہ تعالى كي رضا وخوشنودي اورجنت طلب كرے اور اللہ تعالى كي رحمت كےساتھ آگ سے پناہ طلب كرتا رہے .

اورعمرہ ميں احرام باندھنے سےليكر طواف كي ابتداء تك تلبيہ كہنا مشروع ہے .

اورحج ميں احرام باندھنے سےليكر عيد كےدن جمرہ عقبہ كوكنكرياں مارنےتك تلبيہ كہنا مشروع ہے .

مكہ مكرمہ ميں داخل ہونے كے ليے غسل كرنا :

اگرحاجي كےليے ميسر ہوسكے تو مكہ مكرمہ كے قريب پہنچ كر مكہ داخل ہونے كے ليےغسل كرے كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے مكہ مكرمہ داخل ہوتےوقت غسل فرمايا تھا . صحيح مسلم (1259)

پھرجب مسجدحرام ميں داخل ہونے لگے تودایاں پاؤں اندر ركھے اور يہ دعا پڑھے : (بسم الله والصلاة والسلام على رسول الله اللهم اغفر لي ذنوبي وافتح لي أبواب رحمتك أعوذ بالله العظيم وبوجهه الكريم وبسلطانه القديم من الشيطان الرجيم) اللہ تعالى كےنام سے اور اللہ تعالى كےرسول صلى اللہ عليہ وسلم پردرود وسلام ہوں اے اللہ ميرے گناہ بخش دے اورميرے ليے اپني رحمت كے دروازے كھول دے , ميں عظيم اللہ اور اس كے كريم چہرے اور اس كي قديم بادشاہي كےساتھ شيطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں .

پھر طواف کرنے کےلیے حجراسود کےپاس جائے اور وہاں سے طواف شروع کرے ... طواف کرنے کا طریقہ سوال نمبر (31819) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے .

پھرطواف اور دورکعت ادا کرنےکے بعد سعي کے لیے صفا مروہ پر جائے اور صفامروہ میں سعي کرنے کا طریقہ سوال نمبر (31819) کے جواب میں بیان کیا جاچکا ہے .

حج تمتع کرنےوالا عمرہ کي سعي کرے گا لیکن حج مفرد اور حج قران کرنے والا شخص حج کي سعي کرینگے اور یہ دونوں اگرچاہیں تو طواف افاضہ کےبعد تك بھي اس سعي کومؤخر کرسکتےہیں .

سرمنڈانا یا بال چھوٹے کروانا :

حج تمتع کرنےوالاشخص جب سعي کےسات چکرمکمل کرچکے اگر تووہ مرد ہے وہ اپنا سرمنڈائے یابال چھوٹے کروائے یہ ضروري ہے کہ سرکے مکمل بال منڈوائے جائیں اور اسي طرح مکمل سر کے بال کٹوانا ضروري ہیں ، لیکن بال کٹوانے سے سرمنڈانےکي فضیلت زیادہ ہے اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرمنڈانے والوں کےلیے تین بار اور بال چھوٹے کروانے والوں کے لیے ایك بار دعا فرمائي ہے . صحیح مسلم (1303)

لیکن اگرحج بالکل قریب ہو اور بال اگنے کے لیے وقت نہ ہو تو اس حالت میں بال چھوٹے کروانا افضل ہیں تاکہ بال باقي رہیں اور انہیں حج میں منڈوا سکے اس کي دلیل یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کےموقع پر صحابہ کرام کوعمرہ میں بال چھوٹے کروانے کاحکم دیا تھا اس لیے کہ وہ چار ذوالحجۃ کے دن صبح کے وقت مکہ پہنچے تھے , اور عورت انگلي کے پورے کےبرابر اپنے سرکےبال کاٹےگي .

ان اعمال کے کرنے سے حج تمتع کرنےوالے شخص کا عمرہ مکمل ہوجائے گا اور وہ اس کےبعد مکمل طور پرحلال ہے ، وہ وہي اعمال کرے گا جوباقي حلال اشخاص کرتےہیں لباس پہنے اور خوشبو استعمال کرے اور بیوي کےپاس بھي جاسکتا ہے وغیرہ .

لیکن حج قران اورحج مفرد کرنے والے نہ تو سرمنڈائیں اور نہ ہي سرکےبال چھوٹے کروائیں گے اور نہ ہي وہ اپنے احرام سے حلال ہونگے بلکہ وہ عید کےدن تك رمي جمرۃ تك احرام میں ہي باقي رہیں گے اور جمرۃ عقبہ کورمي کرنے کے بعد سرمنڈا یا بال چھوٹے کروا کراحرام کھولیں گے .

پھر جب یوم الترویہ جوکہ ذوالحجہ کي آٹھ تاریخ کے دن حج تمتع کرنے والا چاشت کے وقت مکہ میں اپني رہائش سےہي احرام باندھےگا اور احرام کے وقت اس کےلیے اس طرح خوشبو لگانا اور غسل کرنا اورنماز ادا کرنا مستحب ہے جس طرح عمرہ کے طواف میں کیا تھا تو اس طرح وہ حج کے احرام کي نیت کرے اور تلبیہ کہتےہوئے کہے (لبیك اللھم حجاً) اے اللہ میں حج کے لیے حاضر ہوں .

اوراگر اسے کسي روکنے والي چيز کا خوف ہوکہ وہ اسے حج مکمل کرنے سے روک دے گي تووہ يہ کلمات ادا کرے : (وإن حبسني حابس فمحلي حيث حبستني) اور اگر مجھے کسي روکنے والي چيز نے روک ديا تو جہاں تومجھے روکے وہي ميرے حلال ہونےکي جگہ ہے .

اور اگرکسي روکنے والي چيز کا خدشہ نہ ہو تو پھر وہ احرام کو مشروط نہ کرے , اس کےليے عيد کےدن جمرۃ عقبہ کورمي کرنے تك بلند آواز سےتلبيہ کہنا مستحب ہے .

مني کي طرف روانگي :

پھر مني روانہ ہو اور ظہر عصر مغرب عشاء اور فجر کي نماز قصر کرکے ادا کرے ليکن جمع نہيں کيونکہ رسول کريم صلی اللہ عليہ وسلم منی ميں نماز قصر توکيا کرتے تھے ليکن آپ نے وہاں نماز جمع نہيں کي .

قصر يہ ہے کہ چار رکعتي نماز کودو رکعت ادا کرے ، مني عرفات اور مزدلفہ ميں اہل مکہ اور باقي سب لوگ بھي نماز قصر کر کےہي ادا کرينگے اس ليے کہ رسول کريم صلی اللہ عليہ وسلم نےحجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں کونماز پڑھائي اس موقع پر آپ کے ساتھ اہل مکہ بھي تھے ليکن آپ نے انہيں نماز پوري پڑھنے کا حکم نہيں ديا لھذا اگر ان پر پوري نماز ادا کرنا واجب ہوتي تو رسول کريم صلی اللہ عليہ وسلم انہيں نماز پوري کرنے کاحکم ديتےجس طرح انہيں فتح مکہ کےموقع پر حکم ديا تھا .

ليکن جبکہ مکہ کي آبادي بڑھ چکي ہے اور مني بھي اسي ميں شامل ہوکراس کےمحلوں ميں سے ايك محلہ بن چکا ہے لھذا اہل مکہ وہاں قصر نہيں کرينگے .

ميدان عرفات کي طرف روانگي :

يوم عرفہ کوجب سورج طلوع ہو چکے تو حاجي مني سے عرفات کي طرف روانہ ہو اور اگر ميسر ہو سکے تو ظہر تك وادي نمرہ ميں ہي پڑاؤ کرے (ميدان عرفات کےساتھ ہي جگہ کونمرہ کہا جاتا ہے) اور اگر ميسر نہ ہو تو کوئي حرج نہيں اس ليے کہ وادي نمرہ ميں پڑاؤ کرنا سنت ہے نہ کہ واجب .

اورجب سورج ڈھل جائے (يعني نماز ظہر کا وقت شروع ہوجائے) تو دو دو رکعت کرکے ظہر اور عصر کي نماز جمع تقديم کرکے ادا کرے جيسا کہ رسول کريم صلی اللہ عليہ وسلم نے کيا تھا تا کہ وقوف اور دعاء کےليے لمبا وقت ميسر ہو .

پھرنماز ادا کرنےکے بعد اللہ تعالی کے ذکر اوردعا ميں مشغول رہے اور اللہ تعالی کےسامنےعاجزي وانکساري بجالائے اور گڑگڑائے اورھاتھ بلند کرکے قبلہ رخ ہو کردعا کرے اگرچہ جبل عرفات (جبل رحمت) اس کے پچھلي

جانب ہي كيوں نہ ہو اس ليے كہ قبلہ رخ ہونا سنت ہے نہ كہ پہاڑ كي جانب رخ كرنا ، نبي كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے پہاڑ كے قريب وقوف كيا اور فرمايا :

ميں نے يہاں وقوف كيا ہے اور ميدان عرفات سارا ہي وقوف كرنے كي جگہ ہے .

اس عظيم وقوف ميں نبي كريم صلى اللہ عليہ وسلم كي اكثردعا يہ ہو ا كرتي تھي :

(لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير) اللہ كے علاوہ كوئي اورعبادت كے لائق نہيں وہ اكيلا ہے اس كا كوئي شريك نہيں اسي كا بادشاہي ہے اور اسي كےليے حمد وتعريف ہے وہ ہر چيز پر قادر ہے .

اگر وہ دعا كرتے ہوئے اكتا جائے اور اپنے دوست واحباب سے نافع بات چيت كركےيا پھر جومفيد قسم كي كتاب ميسر ہو پڑھ كردل كوبہلائے تويہ بہتر ہے خاص كروہ كتاب جواللہ تعالى كےكرم وفضل اور اس كے عطاء وہبہ كے بارہ ميں ہو تاكہ اس دن اس كي اميد اور زيادہ قوي ہوسكے، اس كے بعد اسے پھر دوبارہ اللہ تعالى كي جانب عاجزي وانكساري اور دعاء كي جانب لوٹ آنا چاہيے اور دن كے آخرتك دعاء كرنے كو موقع غنيمت جاننا چاہيے اس ليے كہ سب سےبہترين دعاء يوم عرفہ كي دعا ہے .

مزدلفہ كي جانب روانگي :

جب سورج غروب ہوجائے تو حاجي مزدلفہ كي جانب روانہ ہو ... اور جب مزدلفہ پہنچے تووہاں مغرب اور عشاء كي نمازيں ايك اذان اور دو اقامتوں كے ساتھ باجماعت ادا كر ے .

ليكن اگر اسے يہ خدشہ ہو كہ وہ آدھي رات كے بعد مزدلفہ پہنچے گا تواسے راستے ميں ہي نماز ادا كرليني چاہيے اور آدھي رات كے بعدتك نماز ميں تاخير كرنا جائز نہيں ہے .

اور مزدلفہ ميں ہي رات بسر كرے اورجب فجرطلوع ہو تو اول وقت ميں ہي اذان اور اقامت كے ساتھ باجماعت نماز ادا كرے اور پھر مشعر الحرام كي جانب جائے (مشعرحرام كي جگہ اس وقت مزدلفہ ميں مسجد موجود ہے) وہاں اللہ تعالى كي بڑائي بيان كرتے ہوئے تكبريں كہے اور اللہ تعالي كي توحيد بيان كرتے ہوئے اچھي طرح روشني ہونے تك دعا مانگتا رہے (يعني سورج طلوع ہونے سے قبل والي روشني كو اسفار كہا جاتا ہے) اگر مشعر الحرام جانا ميسر نہ ہو سكے تو حاجي كواپني جگہ پر ہي دعا كرني چاہيے اس ليے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے :
ميں نے يہاں وقوف كيا ہے اور جمع (يعني مزدلفہ) سارے كا سارا ہي وقوف كرنے كي جگہ ہے .

اورحاجي كو چاہيے كہ وہ ذكرواذكار اوردعاء كي حالت ميں قبلہ رخ ہو اور اپنے ہاتھ اٹھا كردعا كرے .

مني كي جانب روانگي :

جب اچھي طرح سفيدي ہو جائے تو سورج طلوع ہونےسے قبل ہي مني كي جانب روانہ ہو اور وادي محسر (يہ مزدلفہ اورمنى كے مابين ہے) ميں تيزي كے ساتھ چلے .

جب منى پہنچے تو جمرہ عقبہ جوكہ مكہ والي جانب ہے (يہ جمرہ جمرات ميں سے مكہ كےسب سے زيادہ قريب ہے) كولوبيا كے حجم كے برابر مسلسل سات كنكرياں مارے اور ہر كنكري كے ساتھ تكبير كہے (جمرہ عقبہ كورمي كرتے وقت سنت يہ ہے كہ جمرہ كوسامنےاور مكہ مكرمہ كو اپنے بائيں جانب اور منى كو دائيں جانب ركھے) جب رمي سے فارغ ہو تو قرباني كركے سرمنڈائے يا بال چھوٹے كروا لے اگر مرد ہو اور عورت انگلي كے پورے كربرابر اپنے سركےبال كاٹے .

(تواس طرح محرم شخص كا پہلا تحلل ہوگا اس كےليے بيوي سے ہم بستري كے علاوہ باقي سب كچھ حلال ہوگا) پھر وہ مكہ مكرمہ جائے اور حج كي سعي اور طواف كرے (پھر تحلل ثاني ہوگا اب اس كے ليے احرام كي بنا پر حرام ہونے والي ہر چيز حلال ہو جائےگي) .

رمي كرنےاور سر منڈانے كے بعد جب حاجي طواف كے ليے مكہ مكرمہ جانا چاہے تو خوشبو لگانا سنت ہے اس كي دليل عائشہ رضي اللہ تعالى عنہا كا قول ہے وہ بيان كرتي ہيں كہ ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كواحرام كے ليے احرام باندھنے سے قبل اورحلال ہونے كےليے بيت اللہ كا طواف كرنے سے قبل خوشبو لگايا كرتي تھي . صحيح بخاري (1539) صحيح مسلم (1189) .

پھر طواف اور سعي كرنے كے بعد منى واپس پلٹ آئے اور گيارہ اوربارہ تاريخ كي دونوں راتيں مني ميں ہي بسر كرے اور دونوں دن زوال كے بعد تينوں جمرات كو كنكرياں مارے ، افضل يہ ہے كہ رمي كرنے كے ليے پيدل جائے اور اگر سواري پر بھي جائے تو اس ميں كوئي حرج نہيں .

جمرۃ اولي جوكہ جمرات ميں سے مكہ سےسب سے زيادہ دور اور مسجد خيف والي جانب ہے اس جمرہ كومسلسل ايك كےبعد دوسري سات كنكرياں مارے اور ہر كنكري كے ساتھ اللہ اكبر كہے پھر كچھ آگے بڑھ كرلمبي دعا كرے اور جودعا پسند ہو مانگے اور اگر زيادہ دير كھڑا ہونا اور لمبي دعا مانگنے ميں اس كے ليے مشقت ہو تو اسے وہي دعا كرليني چاہيے جو اس كےليے آسان ہو اگرچہ تھوڑي دير ہي دعا كريں تا كہ سنت پر عمل ہو سكے .

پھرجمرہ وسطى (درمان والے) ك مسلسل سات كنكرياں مارے اور ہر كنكري كے ساتھ تكبير بھي كہے پھر بائيں جانب ہو اور قبلہ رخ كھڑے ہوكر ہاتھ اٹھائے اگر ميسر ہو تولمبي دعا كرے وگرنہ جتني دير ميسر ہو كھڑے ہو كردعا كرے دعا كے ليے كھڑے نہ ہونا صحيح نہيں كيونكہ وہاں دعا كرنا سنت ہے اور بہت سے لوگ يا تو جہالت كي بنا پر يا پھر سستي وكاہلي كي وجہ سے دعا كرنا چھوڑ ديتے ہيں ، اور جب كبھي سنت كوضائع كرديا گيا ہو تو اس پر عمل كرنا اور اسے لوگوں كے مابين نشر كرنا زيادہ يقيني ہو جاتا ہے تاكہ سنت ترك ہي نہ كردي جائے اور مردہ ہي نہ ہو جائے .

پھر اس کے بعد جمرہ عقبہ (بڑے جمرہ) مسلسل سات کنکریاں مارے اور ہر کنکري کے ساتھ تکبیر بھي کہے اور وہاں سے ہٹ جائے اور اس کے بعد دعا نہ ما نگے .

جب بارہ تاریخ کي کنکریاں مار چکے تو اگر حاجي چاہے توتعجیل کرتے ہوئے منی سے نکل سکتا ہے اور اگر چاہے تو اس میں تاخیر کرلے اور تیرہ تاریخ کي رات بھي منىمیں ہي بسر کرے اور حسب سابق زوال کے بعد تیرہ تاریخ کو بھي تینوں جمرات کو کنکریاں مارے اور تاخیر یعني تیرہ تاریخ تك منی میں ٹھرنا اور کنکریاں مارنا افضل ہے لیکن ضروري اور واجب نہیں .

لیکن اگر بارہ تاریخ کا سورج غروب ہو گیا اور وہ منی سے نہیں نکلا تو اس صورت میں اس پر تاخیر لازم ہوگي حتي کہ دوسرے دن (تیرہ تاریخ) زوال کے بعد تینوں جمرات کوکنکریاں مار ے .

لیکن اگر بارہ تاریخ کا سورج غروب ہوا تو وہ بغیر اپنے اختیار کے منی میں ہي تھا وہ اس طرح کہ وہ وہاں سے نکل پڑا لیکن گاڑیوں کےرش وغیرہ کي بنا پردیر ہوگئي تو اس کےلیے تاخیرکرني (تیرہ کي رات وہاں ٹھرنا) لازمي نہیں اس لیے کہ غروب شمس تك تاخیر اس نے اپنے اختیار سے نہیں کي .

اور جب مکہ مکرمہ سے حاجي اپنے ملك روانہ ہونا چاہے تو وہاں سے طواف وداع کے بغیر نہ نکلے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

کوئي ایك بھي (مکہ مکرمہ سے) نہ نکلے حتي کہ اس کا آخري کام بیت اللہ کا طواف ہو . صحیح مسلم حدیث نمبر (1327)

اور ایك روایت میں ہے کہ : رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کوحکم دیا کہ ان کا آخري کام بیت اللہ کا طواف ہونا چاہیے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حائضہ عورت سے اس کي تخفیف کردي . صحیح بخاري حدیث نمبر (1755) صحیح مسلم حدیث نمبر (1328)

لھذا حائضہ اور نفاس والی عورتوں طواف وداع نہیں اور نہ ہي ان کے لائق ہے کہ وہ وداع کےلیےمسجد حرام کے دروازے کےپاس کھڑي ہوں کیونکہ ایسا کرنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں .

جب حاجي مکہ مکرمہ سے سفر کرنے کا ارادہ کرے تواسے سب سے آخري کام بیت اللہ کا طواف کرنا چاہیے اور طواف وداع کےبعد اپنے مرافقین اور سامان وغیرہ اٹھوانے کا انتظار کرے یا راستے سے کوئي خریداري کرلے تواس میں کوئي حرج والي بات نہیں اور اسے طواف دوبارہ نہیں کرنا پڑے گا لیکن اگر اس نے سفر کا ارادہ ملتوي کردیا مثلا اس کي نیت تھي کہ وہ صبح کے وقت سفر کرے گا تو ا س نے طواف وداع کرلیا لیکن پھر اس نے دن کے آخرتك سفر کو مؤخرکردیا تواسے طواف وداع دوبارہ کرنا ہوگا تاکہ اس کا آخري کام بیت اللہ کا طواف ہو .

فائدہ :

حج کا عمرہ احرام باندھنے والے شخص کے لیے مندرجہ ذیل اشیاء ضروري اور واجب ہیں :

1-اللہ تعالی نے جوکچھ اس پر واجب کیا ہے اس کا التزام کرے مثلا : وقت میں نمازوں کي باجماعت پابندي .

2-اللہ سبحانہ وتعالي نے جن اشیاء بیوي سے میل ملاپ ، لڑائي جھگڑا اورفسق وفسجور اور نافرماني سے منع فرمایا ہے اس سے اجتناب کرے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

حج کےمہینے مقرر ہیں اس لیے جوشخص بھي ان میں حج لازم کرلے وہ دوران حج اپني بیوي سے میل ملاپ کرنے ، گناہ کرنے اور لڑائي جھگڑا کرنے سے بچتا رہے البقرۃ (197)

3- مشاعر مقدسہ وغیرہ میں مسلمانوں کوزبان اور فعل سے اذیت وتکلیف دینے سے اجتناب کرے .

4- احرام کي سب ممنوع کردہ اشیاء سے اجتناب کرے .

(ا) احرام کے بعد بال یا ناخن وغیرہ نہ کٹوائے لیکن کانٹا وغیر نکالنے میں کوئي حرج نہیں اگرچہ کانٹا نکالتے وقت خون بھي نکل آئے تو پھر بھي حرج والي بات نہیں .

(ب) احرام کےبعد اپنے بدن اور کپڑے یا کھانے یا پینے وغیرہ میں خوشبو نہ لگائے اور نہ ہي خوشبووالا صابن ہي استعمال کرے ، لیکن اگر احرام سے قبل سے خوشبو لگائي ہو اور احرام کے بعد بھي اس کے آثار باقي ہیں تو اس میں کوئي نقصان نہیں .

(ج) شکار نہ کرے .

(د) بیوي سےہم بستري ومباشرت نہ کرے .

(ھ) بیوي سے شہوت کےساتھ میل ملاپ بھي نہ کرے اور نہ ہي بوس وکناروغیرہ کرے .

(و) نہ تو اپنا نکاح کرے اور نہ ہي کسي دوسرے کا اور نہ ہي اپني اور نہ کسي دوسري کي منگني کرے .

(ز) دستانے نہ پہنے لیکن ہاتھوں پر کپڑا وغیرہ لپیٹنےمیں کوئي حرج نہیں .

مرد و عورت دونوں کے لیے یہ سات اشیاء ممنوعات احرام میں سے ہیں .

مندرجہ ذیل اشیاء مرد کے ساتھ خاص ہیں :

- کسي ايسي چيز کےساتھ سرنہ ڈھانپے جوسر کےساتھ لگي ہوئي ہو ليکن چھتري سے سايہ کرنا اور گاڑي کي چھت اور خيمہ اورسرپر سامان اٹھانے ميں کوئي حرج نہيں .

- نہ تومحرم شخص قميص پہنے اور نہ ہي پگڑي اور برانڈي اور پائجامہ اور نہ موزے ليکن جب اسے تہ بند (نيچے باندھنے والي چادر) نہ ملے تو پائجامہ پہن سکتا ہے اور اور جوتا نہ ملنے کي صورت ميں موزے پہننے جائز ہيں .

- اور نہ ہي وہ اشياء پہنے جومندرجہ بالا اشياء کے معني ميں ہوں لھذا نہ تو جبہ اور نہ ہي برانڈي اور بنيان وغيرہ پہنے گا .

- مرد کے ليے جوتے اور انگوٹھي پہنني عينك اور آلہ سماعت لگانا اور ہاتھ ميں گھڑي پہننا يا گلے ميں لٹکانا اورپيسےوغيرہ رکھنے کےليے پيٹي باندھنا جائز ہے .

- بغير خوشبو والي اشياء سے (ہاتھ وغيرہ)دھو سکتا ہے اور چہرہ بدن اور سر دھو سکتا ہے اور اگر بغير قصد کے خود ہي بال گرجائے تو اس پر کچھ لازم نہيں آئے گا .

اور عورت نہ تو نقاب کرےگي نقاب اسے کہتے ہيں جس سے چہرہ ڈھانپا جائے اور آنکھوں کے ليے سوراخ ہوں ، اور اسي طرح عورت برقع بھي نہيں پہنے گي .

عورت کےليے سنت يہ ہے کہ احرام کي حالت ميں اپنا چہرہ ننگا رکھے ليکن اگر اسے غير محرم مرد ديکھ رہے ہوں تو اس کے ليے احرام کي حالت وغيرہ ميں بھي چہرہ ڈھانپنا واجب ہے ...

ديکھيں کتاب مناسك الحج للالباني اور کتاب صفۃ الحج والعمرۃ اور کتاب المنھج لمريد العمرۃ والحج لابن عثيمين رحمھم اللہ الجميع .

واللہ اعلم .